قادیانی جماعت بیرون ملک پاکستان کا تشخص بگاڑنے میں مصروف ہے

مولانا سہیل باوا (لندن)

مغرب بھر میں پاکستان عالم اسلام کے بارے میں خبریں تو شائع ہوتی رہتی ہیں لیکن اکثر منفی نکتہ نظر سے شائع ہوتی ہیں جیسا کہ یہاں کے میڈیا پر پاکستان میں دہشت گردی اور انتہا پسندی کے بارے میں انتہائی منفی انداز میں خبریں شائع ہورہی ہیں جن کا کسی حلقے کی طرف سے مؤثر طور پر جواب بھی نہیں دیا جا رہا ہے۔ جسکا نتیجہ یہ نکلا کہ قادیانی اہل مغرب کے سامنے اپنی مظلومیت کا رونا روکر غیر مسلم اقلیت قرار دینے والی آئینی ترمیم کو ختم کرانے کی بھیک مانگانے کی کوشش میں ہے۔ دوسری طرف انکے سیاسی عزائم اور منصوبے نہایت شدت سے اور منظّم طریقے سے جاری ہیں اور اہل مغرب سے اسلامیان پاکستان کے خلاف بھیانک سازش کی تکمیل کرانا چاہتے ہیں، اسوقت پوری دنیا میں قادیانی پاکستان کے امیج کو بگاڑنے کے لئے لابنگ کررہی ہے، اور اس کے لئے تمام تر وسائل و ذرائع پاکستان کے خلاف جھونک دیے ہیں ،اسی لابنگ کی ایک کڑی یورپین پارلیمنٹ کا اجلاس تھا جو کہ ۲۰ ستمبر ۲۰۱۱ء بلجیم میں منعقد ہوا اس اجلاس میں دنیا بھر کے ملکوں کے نمائندے ممبران پارلیمنٹ اور ماہر تعلیم سے تعلق رکھنے والے ۳۰۰ کے قریب تعداد موجود تھی، اس اجلاس کی خاص بات یہ تھی کہ اراکین پارلیمنٹ پورے اجلاس میں قادیانیت کی بولی بول رہے تھے، ایک الزام پاکستان کے مسلمانوں پر، حکومت پر اور پاکستان کے دستوری اور قانونی ڈھانچے پر پورے شدمد کے ساتھ دہرایا جا تا رہا کہ پاکستان میں قادیانیوں کے انسانی حقوق پامال کردیے گئے ہیں اور ان کے شہری حقوق معطل ہوگئے ہیں اور قادیانیوں کے ہیومن رائٹس ختم کردئے گئے ہیں، لاہور میں ہونے والا افسوسناک واقعہ بھی سرفہرست ہے۔ اپنی فرضی مظلومیت کا جھوٹا پروپیگنڈہ کرنا بھی قادیانیوں کی ایک خاص عادت ہے، جولوگ قادیان میں ایک فرضی محمد رسول اللہ کھڑا کرنے سے نہیں شرماتے ان کو خلاف واقعہ غلط پروپیگنڈہ کرنے سے کیا عار ہوسکتی ہے؟۔ ایسا لگتا ہے کہ بین الاقوامی برادری کو نام نہاد مظلومیت کا ڈرامہ کرکے مغربی میڈیا اور اراکین پارلیمنٹ کو اپنی منہ کی بات بولنے پر مجبور کیا جارہا ہے۔ اسی اجلاس میں بلجیم میں مقیم پاکستانی سفیر محترم جناب جلیل عباس جیلانی صاحب نے بڑی ہی بہادری کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے خطاب میں قادیانیوں کی طرف سے لگائے گئے بے بنیاد الزام کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان میں تمام اقلیتوں کو ہر قسم کے شہری حقوق حاصل ہیں اور حقیقت بھی یہی ہے، جس پر قادیانی گروہ نے ٹیبل بجاتے ہوئے حلق پھاڑ کر سفیر پاکستان پر shame shame.

کے نعرے اور آوازیں لگانا شروع کر دیں، جس پر پاکستانی سفیر محترم جناب جلیل عباس جیلانی صاحب walkout پر مجبور ہو گئے، اس افسوسناک واقعہ نے بھی قادیانیت کی پاکستان سے بغض وعناد کی ایک گھناؤنی مثال قائم کر دی۔ احقر صرف صدرِ مملکت جناب آصف علی زرداری صاحب اور وزیر اعظم سید یوسف رضا گیلانی صاحب سے درخواست کرتا ہے کہ قادیانی گروہ کی اس حرکت پر سفارتی طریقہ کار اختیار کر کے از خود نوٹس لیں۔ قادیانی جماعت کے اس شور سے مجھے ۷/ اکتوبر ۲۰۰۵ء کو منڈی بہاؤالدین کا واقعہ یاد آ گیا جس میں قادیانی عبادت گاہ پر حملہ ہوا تھا۔ حملہ آور خود قادیانی تھے جن کی آپس کی دشمنیاں تھیں لیکن قادیانی جماعت نے دہشت گردی کا الزام لگا کر پوری دنیا میں پاکستان کو بدنام کیا۔ بعد میں پولیس تفتیش سے ثابت ہو گیا کہ ان کی آپس کی اپنی دشمنی تھی۔ جب مسلمانوں پر الزام ثابت نہ ہوا تو قادیانی جماعت نے ایک منحرف شدہ قادیانی راجہ عامر محمود عرف شہزاد پر اس دہشت گردی کا جھوٹا الزام لگا دیا اور قادیانیوں نے اپنی ایف آئی آر میں یہ بھی لکھوایا کہ راجہ عامر ڈیڑھ سال قبل منحرف ہو گیا تھا اس لیے وہ بھی ملزم ہے۔ راجہ عامر محمود بھی عدالت سے بری ہو چکا ہے لیکن مسلمانوں کے بارے میں جس میں راجہ عامر بھی شامل ہے آج بھی قادیانی ویب سائٹس پر جھوٹی خبریں نہ صرف موجود ہیں بلکہ قادیانی جماعت اپنے اسائلم کے کیسوں میں ان کو بطور ہتھیار استعمال کر رہی ہے، وہ اپنے لوگوں کی سیاسی پناہ کے لیے اسلامی ملکوں کے خلاف بالعموم اور پاکستان کے خلاف بالخصوص پروپیگنڈہ جاری رکھتی ہے، آج کل اسی خصوصیت کے ساتھ انڈونیشیا کو بھی نشانے پر رکھا ہوا ہے۔ بعض ذرائع سے پتہ چلا ہے کہ اسی طرح نواب شاہ کے امیر کے بھی اپنی برادری کے ساتھ اختلافات تھے اور ڈاکٹر صدیقی کی موت کے پیچھے بھی قادیانیوں کا اپنا ہاتھ ممکن ہے کیونکہ وہ ان دونوں مقتولین کی موت کو بھی اپنے لیے ہمدردی حاصل کرنے کا ذریعہ بنا رہے ہیں تاکہ قادیانی جماعت کے لوگوں کو اب اسائلم حاصل کرنے میں جو مشکلات پیش آ رہی ہیں ان کے تدارک کے لیے ان خبروں کو استعمال کیا جائے یہ اسائلم کا کھیل قادیانی جماعت کے لاکھوں ڈالر ماہانہ آمدن کا معاملہ ہے، اور جہاں پیسہ ہو وہاں تو مرزا قادیانی بھی رشتے ناطے کرنے سے دریغ نہیں کرتے تھے۔ پاکستانی پولیس کو چاہیے کہ وہ تفتیش میں اس پہلو کا خاص خیال رکھے کہ کہیں لڑائی جھگڑے کے واقعات میں قادیانی جماعت کا اپنا ہاتھ تو نہیں رہا ہے۔

ویسے بھی قادیانی قیادت اپنی جماعت کے ممبروں کو اسائلم دلوانے کے لیے جعلی ایف آئی آر بھی کٹواتی رہی ہے اور کئی دوسرے حربے استعمال کرتی رہی ہے۔ لاکھوں ڈالر ماہانہ کی کشش بلاوجہ نہیں پاکستان میں اگر ایک قادیانی سو روپیہ چندہ دے گا تو یورپ میں کم از کم سو یورو یا سو پاؤنڈ دے گا۔ اب آپ فرق خود دیکھ لیں۔